روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۴ ربیع الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۱۴ تبوک ۱۳۷۰ہش، ۱۴ ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۰۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ کریم میں بعض مضامین کا تکرار

(قرآنِ کریم میں) "آپ کو بہت سی جگہ بعض مضامین دوہرائے ہوئے دکھائی دیں گے اور انسان سمجھتا ہے کہ وہی مضمون دوبارہ، وہی مضمون دوبارہ، اس کے دو فائدے ہیں۔ ایک فائدہ تو یہ ہے کہ بعض مضامین بار بار نظر کے سامنے آئیں تو انسانی فطرت پر زیادہ گہرا اثر پڑتا ہے لیکن ایک اور فائدہ یہ ہے کہ ان دہرائے ہوئے مضامین کو مختلف شکلوں میں پیش کیا جاتا ہے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہو جاوے اور آپؐ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کر لے۔ اس کو وہ نورِ ایمان، محبت اور عشق دیا جاتا ہے جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے اور گناہوں سے رستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے۔ اور نفسانی جوش و جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے نکال دیا جاتا ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۲۶)

"زندگانی کی زیادہ خواہش اکثر گناہوں کی اور کمزوریوں کی جڑھ ہے۔ ہمارے دوستوں کو لازم ہے کہ مالکِ حقیقی کی رضا میں اوقاتِ عزیز بسر کرنے کی ہر وقت کوشش کریں۔ حاصل یہی ہے؛ ورنہ آج چل دینے اور مثلاً پچاس سال کے بعد کوچ کرنے میں کیا فرق ہے۔ جو آج چاند و سورج ہے وہی اس دن ہوگا۔ جو انسان نافع اور اس کے دین کا خادم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بخود اس کی عمر اور صحت میں برکت ڈال دیتا ہے اور شرالناس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ سو آپ سب کام ہر حال خدا میں ہو کر کریں۔ خود اللہ تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے گا۔ تیس سال سے زیادہ عرصہ گزرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ تیری عمر اسّی برس یا دو چار اوپر یا نیچے ہوگی اس میں بھی بھید ہے کہ جو کام مجھے سپرد ہے۔ اس قدر مدت میں تمام کرنا منظور ہوگا۔ لہٰذا مجھے اپنی بیماری میں کبھی موت کا غم نہیں ہوا"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۳۸، ۴۳۹)

محفوظ تحریریں

مکرم عبدالمنان صاحب ناہید لکھتے ہیں:-

مکرم محترم نسیم سیفی صاحب

جس خط کی نقل آپ نے طلب فرمائی ہے۔ وہ ایک آقا نے اپنے غلام کے نام تحریر کیا تھا۔ میرے دل میں ایک انجانا سا خوف تھا کہ اس کی اشاعت سے کسی قسم کی خود نمائی یا خود ستائی کا پہلو نہ نکلتا ہو۔ اب آپ نے حضور سے اس کی اشاعت کی اجازت حاصل کر لی ہے تو پھر یہ اجازت اس غلام کے لئے ایک حکم کی صورت بن گئی۔ سر آنکھوں پر اس کی نقل ارسال خدمت ہے۔

یہ خط حضور نے خاکسار کی نظم "اک التجائے دل" کو پڑھ کر تحریر فرمایا۔

اس خط کے لفظ لفظ سے جو محبت ٹپک رہی ہے وہ پاکستان کے ایک گوشۂ تنہائی میں رہنے والے ناہید یا اس کی (وفات یافتہ) بیوی کا حصہ ہی نہیں۔ زمین کے کناروں تک بسنے والے تمام احمدی اس کے حصہ دار ہیں جس خدا نے اسے اطرافِ عالم میں پھیلی ہوئی جماعت کی قیادت بخشی۔ اس نے اسے دل کا ظرف بھی ایسا عطا کیا جس کی وسعت کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔ بسا اوقات حضور کی بے قراری اور بے چینی کو دیکھ کر یہ خیال بھی آتا ہے۔ کاش یہ خبر حضور تک نہ پہنچائی گئی ہوتی۔ وہ ایک ایسا وجود جس کی محبت ساری دنیا کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور وہ خود دنیا بھر کے احمدیوں کی محبتوں کا مرکز ہے۔

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش پر زنانِ مصر سے
ہے زلیخا خوش کہ محو ماہ کنعاں ہوگئیں۔

میں نے جب وہ نظم لکھی تھی تو ایک ناگزیر حقیقت سے گریز کی کوشش کر رہا تھا۔ میں اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن حضور کے اس خط نے مجھے اس سانحہ کے لئے بالکل تیار کر دیا جو ۵ جون ۱۹۹۱ء کو آنے والا تھا۔ آپ مناسب سمجھیں تو اس کا عکس بھی شائع کر دیں کہ سلطان القلم کی نیابت کی اس میں جھلک نمایاں ہے۔ یہ ہے ہمارا امام جس کے ہاتھ میں ہم نے ہاتھ دیا جو نہ صرف ہماری اجتماعی حیات کی کشتی کی ناخدائی کر رہا ہے بلکہ ہماری انفرادی خوشیوں اور ذاتی دکھوں میں بھی اس طرح شریک ہو جاتا ہے جیسے یہ خوشیاں اور یہ غم بھی اس کے اپنے ہوں۔ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

پیارے عزیزم مکرم عبدالمنان ناہید صاحب

آپ کا خط موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی زندگی دے۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ کو بھی جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آپ کا کلام بہت اعلیٰ پائے کا ہوتا ہے۔ خصوصاً احمدیت کے شاہنامہ کے اس نمونہ نے بہت دل پر اثر کیا جو آپ نے بھائی منظفر کے ہاتھ بھجوایا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار
(دستخط) مرزا طاہر احمد

یہ خط بہت پرانا لکھوایا ہوا ہے لیکن چونکہ عملہ کی کمی ہے اس لئے بعض دفعہ P.S صاحب مہینوں پہلے کے لکھوائے ہوئے خطوط آخری صورت میں دستخطوں کے لئے پیش کرتے ہیں تو تعجب سے انہیں دیکھتا ہوں۔

کل ہی اپنی بیگم صاحبہ کی دردناک

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴ تبوک ۱۳۷۰ ہش ۱۴ ستمبر ۱۹۹۱ء

خدا تعالیٰ پر یقینِ کامل

کام تو خدا نے کرنے ہیں۔ ہماری خواہشات تو انسانی جذبات کا ایک اظہار ہے۔ یہ خواہشات پوری ہو بھی سکتی ہیں اور کبھی پوری نہیں بھی ہوتیں۔ کسی نے کہا ہے کہ خواہشات کا رُخ آسمان کی طرف پھیر دینے کا نام دُعا ہے یعنی جب ہم اپنی خواہشات کے پورا کرنے کے لئے خدا سے بات کرتے ہیں تو اس کا نام دُعا ہو جاتا ہے۔ لیکن خدا سے بات کرنے کے بھی آداب ہیں۔ اور پہلا ادب یہ ہے کہ ہم خدا کو اس بات پر قادر سمجھیں کہ وہ ہمارا کام کر سکتا ہے اور ہم اس پر توکل کریں کہ وہ کام کر بھی دے گا۔ جہاں ہمیں یہ یقین اور توکّل پیدا ہو جائے وہاں دُعا کا قبول ہو جانا تقریباً یقینی بات ہو جاتا ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ حضرت فضلِ عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ایک مثال یوں بیان فرماتے ہیں:-

"...میرے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔ ناصر احمد بھی میرے ساتھ تھا جب ہم کشتی میں بیٹھے دریا کی سیر کر رہے تھے تو ناصر احمد نے اپنے بچپن کے لحاظ سے کہا ابا جان اگر اس وقت ہمارے پاس مچھلی بھی ہوتی تو بڑا مزہ آتا۔ مَیں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ پانیوں میں خواجہ خضر کی حکومت ہے اگر خواجہ خضر کوئی مچھلی ہماری طرف پھینک دیں تو تمہاری یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے جب مَیں نے یہ فقرہ کہا تو بھائی صاحب جھنجھلا کر کہنے لگے کہ آپ کیسی باتیں کرتے ہیں اس سے بچے کی عقل ماری جائے گی۔ مَیں نے کہا ہمارے خدا میں تو سب طاقتیں ہیں وہ چاہے تو ابھی مچھلی بھجوا دے۔ مَیں نے یہ بات ابھی ختم ہی کی تھی کہ یک دم پانی کی ایک لہر اُٹھی اور ایک بڑی سی مچھلی کود کر ہماری کشتی میں آ گری۔ مَیں نے کہا دیکھ لیجئے خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی کر دی اور ہمارے دل میں جو خواہش پیدا ہوئی تھی وہ اُس نے پوری کر دی۔ خواجہ خضر بے شک وفات پا چکے ہوں مگر ہمارا خدا جو ہمارا خالق اور مالک ہے وہ تو زندہ ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان اپنے خدا کو جو اس کا خالق اور مالک ہے زندہ سمجھے اور اس کی قدرتوں پر یقین رکھے تو غیر معمولی قدرتیں ظاہر ہو سکتی ہیں۔

دُعا مشکل بھی ہے آسان بھی ہے
یقیں بھی ہے کبھی امکان بھی ہے
توکّل ہو خدا پر تو بنے بات
نہیں تو وہم ہے، ہذیان بھی ہے

—— ابوالاقبال

کمرۂ امتحان

پرچہ دیکھ کے گھبرائیے تو نمبر کم کم آئیں گے
یاد اُلجھ کر رہ جائے گی لکھنا مشکل پائیں گے

سوچیں گے یہ بات تو یوں ہے لکھ لیتے ہیں ہم فی الفور
فرفر یاد کیا تھا اس کو اور کریں کیا اس پر غور

آدھا لکھ کر یاد آئے گا یہ تو ہے کچھ اور ہی بات
اب جانیں کیوں بھول رہا ہے یاد کیا تھا یہ کل رات

پرچہ دینے سے کچھ پہلے مانگیں ہال میں خوب دُعائیں
دل اپنا مضبوط کریں اور ذہن کو اُجلا، صاف بنائیں

پھر جو سب سے بہتر یاد ہو وہ پہلے تحریر کریں
جلدی جلدی بھی نہ لکھیں اور نہ بہت تاخیر کریں

سارا پرچہ لکھ کر اس کی ایک دفعہ دہرائی ہو
اب لکھ لیں وہ بات جو لکھتے لکھتے یاد نہ آئی ہو

یوں پرچے کے حل کرنے سے دل کو ہو گا اطمینان
اور نتیجہ کر دے گا سب بھائی بہنوں کو حیران

"آنکھوں کی ٹھنڈک"

خوش قسمت کون ہے

سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-
"خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دُنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے۔ بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

فرمایا۔ "اس شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا اور اس افترا کی جھوٹ پر بنیاد رکھتا ہے۔ اسی طرح اس شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے۔ جو کسی سچائی کو اس وقت جھٹلاتا ہے جب وہ اس کے پاس آجاتی ہے"۔

جو شخص اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا ہے اس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ ایک تو وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا تو کرتا ہے مگر وہی بات اس کی طرف منسوب کرتا ہے جو اس کے الہام میں موجود ہوتی ہے گو اسے نہیں کہی جاتی۔ اور ایک اور شخص ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف ایک بات غلط طور پر منسوب کرتا ہے اور خدا تعالیٰ نے وہ بات کسی کتاب میں بھی نہیں کہی ہوتی پس یہ شخص افترا بھی کرتا ہے اور اس افترا کی بنیاد بھی جھوٹ پر ہوتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ منکرین اسلام کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ تم میں دو عیب پائے جاتے ہیں جو انتہائی طور پر خطرناک ہیں۔ ایک یہ کہ تم خدا تعالیٰ پر افترا کرتے ہو اور افترا بھی ایسا جس کی بنیاد کسی الہام پر نہیں بلکہ جھوٹ پر ہے۔ مثلاً تم کہتے ہو کہ ... اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص کو اپنا بیٹا بنالیا ہے حالانکہ یہ خدا تعالیٰ پر سراسر افتراء ہے اور اس کی بنیاد بھی کذب پر ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کفار کے اس عقیدے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ یعنی انہیں اس بارہ میں کچھ بھی علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادوں کو اس بارہ میں کوئی علم تھا یہ ایک انتہائی خطرناک بات ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ محض جھوٹ بول رہے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں آتا ہے ... یعنی جب وہ کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر چلتے دیکھا تھا۔ اور اس کے بعد وہ ایک اور قدم آگے بڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ہی ان کاموں کا حکم دیا ہے۔ تو کہہ دے اللہ تعالیٰ کبھی بری باتوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹے طور پر وہ باتیں کہتے ہو جن کے متعلق تم کچھ بھی نہیں جانتے سورۃ انعام میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ.. یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنوں میں سے کچھ شریک مقرر کئے ہوئے ہیں حالانکہ اسی نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اور انہوں نے اس کے لئے جھوٹے طور پر بغیر کسی یقینی علم کے بیٹے اور بیٹیاں تجویز کر لی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان تمام نقائص اور عیوب سے منزّہ ہے اور جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں اس سے وہ بہت بلند اور ارفع ہے۔

غرض مشرک قوموں میں ایک خرابی تو یہ پائی جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے محض جھوٹے طور پر اس کی طرف بیٹے یا بیٹیاں یا بعض اور شریک منسوب کر دیتے ہیں اور دوسری خرابی یہ پائی جاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو وہ اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ جو ایک طرف تو خدا تعالیٰ پر بہتان باندھتے ہوئے نہ شرمائیں اور دوسری طرف سچائی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ وہ اگر اپنی کامیابی کا تصور کریں تو یہ محض ان کی خوش فہمی ہے۔ کامیابی کا گر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کیا جائے اور اس کی طرف سے آنے والی ہدایت کو قبول کیا جائے۔

تلقین عمل

قومی زندگی نوجوانوں سے وابستہ ہوتی ہے اس لئے اپنے فرائض منصبی اور قومی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

۲۱۔ نومبر ۱۹۵۲ء کو حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے فرمایا۔

میں نوجوانوں کو خطاب کر کے انہیں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض منصبی اور قومی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ ان کے ماں باپ بھی میرے مخاطب ہیں۔ قومی زندگی نوجوانوں کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس وقت ...... کا فتنہ ۱۹۳۴ء میں شروع ہوا تھا۔ اس وقت نامعلوم کیا حالات تھے۔ جن کی وجہ سے جماعت میں اتنی بیداری پیدا ہوئی کہ سینکڑوں نوجوانوں نے زندگیاں وقف کیں۔ اور پھر ایسے حالات میں اپنی زندگیاں وقف کیں جو آج کل کے حالات سے بالکل مختلف تھے۔ آج کل تو واقفین کے گذارے ایک حد تک معقول ہیں لیکن اس وقت جو گذارے دیئے جاتے تھے وہ بہت قلیل تھے لیکن اس کے باوجود سینکڑوں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ اب جو جوان باہر جاتے ہیں انہیں علاوہ مکان اور دوسرے ضروری اخراجات کے گیارہ پونڈ ماہوار دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ پونڈ کے علاقوں میں گیارہ پونڈ بھی بہت کم ہیں مگر پھر بھی "مربی" کو مکان کے اخراجات۔ پانی کے اخراجات۔ بجلی کے اخراجات وغیرہ علاوہ مل جاتے ہیں لیکن اس وقت ہم انہیں اس سے بھی کم اخراجات دیتے تھے۔ اور بعض اوقات تو کچھ بھی نہیں دیتے تھے۔ بلکہ کہتے تھے کہ جاؤ اور کام کرو۔ بعض اوقات چھ سات پونڈ دے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اس رقم سے مکان، پانی، خوراک اور بجلی وغیرہ کا انتظام کرو لیکن اس زمانہ میں جبکہ احمدیت کے خلاف پہلے سے بھی زیادہ شدید مخالفت اٹھی اور احمدیت سے محبت رکھنے والے دلوں کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ اب دین کی حالت نہایت نازک ہے تو مجھے جماعت کے نوجوانوں میں وہ بیداری نظر نہیں آئی جو پہلے ان میں پیدا ہوئی تھی ...... کہ پہلے فتنہ کے وقت تو یہ حالت تھی کہ اسے دیکھ کر سینکڑوں نوجوانوں نے زندگیاں وقف کر دیں۔ لیکن اس شورش کے وقت میں میں دیکھتا ہوں کہ سینکڑوں نوجوانوں کا زندگی وقف کرنا تو ایک طرف رہا۔ درجنوں نوجوانوں نے بھی زندگیاں وقف نہیں کیں۔ بلکہ ہفتہ دو ہفتہ میں ایک آدھ درخواست ایسی آجاتی ہے کہ مجھے وقف سے فارغ کر دیا جائے۔ کیونکہ میں تکالیف کو برداشت نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے حالات میں ایسے شخص کا ایمان کوئی ایمان نہیں۔ اس وقت اس کیلئے دو ہی راستے کھلے ہیں۔ یا تو اپنی جان کی قربانی دے کر دین کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور یا "جماعت چھوڑ جانا"۔

"میں نے بارہا نوجوانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی تعلیم کی طرف توجہ کریں۔ وہ ان باتوں کو نہ دیکھیں کہ فلاں قسم کی تعلیم حاصل کرنے سے انہیں فلاں محکمہ میں ملازمت مل جائے گی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انہیں خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ انہیں کوئی ملازمت مل جائے گی۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس ملک کا تمدن اعلیٰ ہے اس کے کاریگر اور دیگر پیشہ ور ملازموں کی نسبت زیادہ مرفہ الحال ہوتے ہیں۔ آبادی کا بہت تھوڑا حصہ ملازموں کا ہوتا ہے۔ زیادہ حصہ دوسرے لوگوں کا ہوتا ہے"

"پس ہمارے نوجوانوں کو محنت کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ مثلاً زمیندار ہیں آجکل قحط کی وجہ سے وہ کتنا شور مچا رہے ہیں۔ مجھے بھی لوگ کہتے ہیں کہ کوئی ایسی تدبیر کیجئے یا ہمیں کوئی تجویز جس پر عمل کر کے ہم اس قحط کا مقابلہ کر سکیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس قحط میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے یا نہیں کیا ہمارا زمیندار زمین میں اس طرح دانے ڈالتا ہے جس طرح دانے ڈالنے کی ضرورت ہے کیا وہ اسی طرح نلائی کرتا ہے جس طرح نلائی کرنے کی ضرورت ہے کیا وہ اسی طرح ہل چلاتا اور کھیت کو پانی دیتا ہے۔ جس طرح ہل چلانے اور کھیت کو پانی دینے کی ضرورت ہے۔ کیا وہ دانے بے اصول نہیں ڈال دیتا۔ کیا جب وہ کھیتوں کو پانی دیتا ہے تو پانی ادھر ادھر نہیں نکل جاتا۔ کیا اس کے کھیت میں اس قدر گھاس تو نہیں پیدا ہو جاتا کہ اصل فصل نظر ہی نہ آئے۔ کیا جب وہ ہل چلاتا ہے تو اس طرح نہیں ہوتا کہ وہ ہاتھ میں حقہ پکڑے ہوئے ہوتا ہے بیل ٹھوکر کھاتا ہے اور ہل زمین سے اوپر اٹھ جاتا ہے اور بیچ میں کچھ جگہ خالی چھوٹ جاتی ہے۔ جہاں ہل نہیں چلا ہوتا۔ یا ناقص ہل چلتا ہے۔ اگر وہ یہ ساری احتیاطیں کرتا تو آج ہمارے ملک میں دگنی پیداوار ہوتی۔ اور اگر ہماری گندم کی پیداوار ڈبل ہوتی تو آج قحط کیوں پڑتا"۔

"پس محنت اور کوشش کے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات شخصیات ــــــ نون۔سین

سوویت یونین کی ریاستیں

اگرچہ سوویٹ یونین میں گورباچوف کا تختہ الٹنے سے گورباچوف کو تو دھچکا ہی لگا ہے۔ لیکن وہ بالٹک ریاستیں جو اپنی آزادی کی جدوجہد میں مصروف تھیں ان کے لئے غالباً یہ تختہ الٹنے کی کوشش مفید ثابت ہوئی ہے اسلئے کہ اس واقعہ سے پہلے گورباچوف یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ یہ ریاستیں آزاد ہو جائیں اور سوویت یونین کے ساتھ بیشک ان کا کوئی تعلق نہ رہے۔ لیکن اب انہوں نے کہنا شروع کر دیا ہے اور گذشتہ اتوار کے روز انہوں نے سوویٹ ٹیلیویژن اور امریکہ کے سی۔این۔این کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر ان علاقوں کے لوگ حقیقی طور پر آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں یہ بات مان لینی چاہیئے کہ آزادی ہر شخص کا حق ہے اور انہیں آزادی ملنی چاہیئے۔ مغربی دنیا کے تیس ممالک نے ان ریاستوں کو پہلے ہی آزاد تسلیم کر لیا ہے۔ صدر گورباچوف نے یہ نہیں بتایا کہ کیا ان آزاد ہونے والی ریاستوں کو سوویٹ قانون کی پابندی کرنی پڑے گی جسکا مقصد یہ ہے کہ آزادی حاصل کرنے کے لئے ریفرنڈم کروایا جائے اور گفت و شنید کے لئے پانچ سال کا عرصہ دیا جائے

گذشتہ اتوار یکم ستمبر کو میخائل گورباچوف نے اس بات کو شدت کے ساتھ مسترد کر دیا کہ وہ استعفیٰ دینے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت سوویت یونین ایک بحران میں سے گذر رہا ہے اور ان حالات میں ان کا استعفیٰ دینا ایک غیر اخلاقی فعل ہوگا۔ ان کا کام یہ ہے کہ وہ ملک کو مشکلات میں سے نکال کر آگے کی طرف لے جائیں اور اسکی ترقی کو جاری رکھیں اگر اسوقت وہ استعفیٰ دے دیتے ہیں تو جو لوگ آگے آئیں گے وہ یقیناً ملک کی ہر اس پراجیکٹ کو جو اس کی بہبود کے لئے کی جارہی ہے ختم کر دیں گے۔

جان میجر برطانوی پرائم منسٹر نے بھی سوویت یونین میں گورباچوف سے گفت وشنید کی ہے وہ اس بات کا جائزہ لینے کے لئے وہاں گئے تھے کہ سوویت یونین کو کس طرح مالی امداد دی جاسکتی ہے۔

اقوام متحدہ کا نیا سیکرٹری جنرل

ادھر صدر حسنی مبارک نے ڈاکٹر بطروف غالی (BUTROF) کو نائب وزیر اعظم مقرر کیا اور ادھر یہ افواہ پھیلنے لگی کہ اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ وہ عنقریب پیریز ڈی کوئیار کی جگہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا عہدہ سنبھالنے والے ہیں۔ اس افواہ کی بنیاد کیا ہے یہ تو نہیں کہا جاسکتا لیکن یہ بات ضرور ہے کہ صدر حسنی مبارک نے بار بار کہا ہے کہ وہ اس خیال یا تجویز کے اسلئے مخالف ہیں کہ وہ نہیں چاہتے کہ ان کا ایک قابل اور تجربہ کار ساتھی جو سفارت کاری میں ماہر ہے اسے وہ ضائع کر دیں۔

کہتے ہیں کہ جولائی کے وسط میں یہ افواہ خبر بن گئی اور کہا جانے لگا کہ ڈاکٹر غالی کو سرکاری طور پر نمائندہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے اگلے سیشن میں جہاں پیریز ڈی کوئیار کا متبادل تلاش کیا جائے گا۔ غالی کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ دو امیدواروں میں سے وہ زیادہ مضبوط ہیں۔ دوسرے امیدوار پرنس صدر الدین آغا ہیں۔ جنہوں نے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر کے طور پر مہاجرین کی بارہ سال خدمت کی ہے۔ اور حال ہی میں وہ سیکرٹری جنرل کے خاص نمائندے کے طور پر عراق کی امدادی کوششوں کے انچارج رہے ہیں۔

پیریز ڈی کوئیار نے یہ عندیہ دیا ہے کہ وہ تیسری دفعہ سیکرٹری جنرل بننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ڈاکٹر غالی کی عمر اسوقت اڑسٹھ (۶۸) سال ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ ایک نہایت قد آور سفیر اور سیاست دان ہیں اور کہ ان کے سیکرٹری جنرل بننے سے اقوام متحدہ کو ایک نہایت قابل آدمی مل جائے گا۔ انہیں عالمی سیاست سے بھی خاصا شغف ہے۔ ۱۹۴۶ء سے وہ کسی نہ کسی جگہ پر سفیر رہے ہیں یا عالمی سیاست میں ان کا ہاتھ رہا ہے۔ چنانچہ اس سارے عرصہ میں ان کے لئے عالمی تناظر خاصا مانوس ہو گیا ہے۔ آپ کی پیدائش ایک معروف سیاسی مصری خاندان میں ہوئی آپ ایک پاشا کے صاحبزادے ہیں اور وزیر اعظم کے بھتیجے۔ کہا جاسکتا ہے کہ آپ عالمی سیاست میں ایک بہت اہم کردار ادا کریں گے۔ وہ خود کہتے ہیں کہ جب میں نوجوان تھا تو بہت سی باتوں میں میری دلچسپی تھی۔ غالباً ضرورت سے زیادہ باتوں میں۔ میں ہر قسم کی کھیلیں کھیلا کرتا تھا۔ اگرچہ میں کوئی بہت اچھا طالب علم نہیں تھا۔ اور بچپن میں شوخ بھی ضرورت سے زیادہ تھا۔ شاید میری عادتیں اس تعلیمی سسٹم نے بگاڑیں جو اس وقت رائج تھا۔ اور جس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ وہ ضرورت سے زیادہ نرم تھا۔ لیکن جب وہ تعلیم میں آگے بڑھے تو پیرس میں وہ قانون کی ڈگری کے ساتھ آئے اور وہاں پر انہوں نے بہت جلد جلد ترقی کی۔ وہ سیکرٹری جنرل بنتے ہیں یا نہیں یہ آئندہ تھوڑے سے ہی عرصے میں معلوم ہو جائے گا۔

کویت امریکہ معاہدہ

اخباری اطلاعات کے مطابق کویت کے وزیر دفاع شیخ علی صباح الصالح نے کہا ہے کہ وہ ایک حفاظتی معاہدے کے لئے عنقریب واشنگٹن جارہے ہیں۔ انہوں نے ایک ماہانہ جریدے کو بتایا کہ اس معاہدے کے ذریعے کویت اور اس علاقے کے امن کی حفاظت کی جاسکے گی اور اس کا ایک طریق یہ ہوگا کہ یہاں پر امریکی ہتھیار جمع کئے جا سکیں گے اور کویت اور امریکہ دونوں اس علاقے میں سمندری، زمینی اور ہوائی مشقیں کر سکیں گے۔ اگرچہ یہ تو نہیں بتایا گیا کہ وہ کب امریکہ جائیں گے لیکن اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ وہ جلدی جانے والے ہیں۔

حال ہی میں کویتی اور عراقی فوجوں کی جو ایک اور جھڑپ ہوئی ہے۔ اور جسمیں کئی عراقیوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور کویتی جزیرے پر حملے کو ناکام بنا دیا گیا ہے۔ وہ بھی کویتیوں کے لئے آنکھیں کھولنے والا ایک واقعہ ہے یقیناً کویتی چاہیں گے کہ جلد از جلد ایسے انتظامات ہو جائیں کہ کویت کی زمین کا ہر انچ محفوظ ہو جائے اور اسکی صورت ان کے ذہن میں اسوقت یہی آئی ہے کہ امریکہ سے ساتھ حفاظتی معاہدہ کیا جائے اور امریکہ کا اسلحہ بھی یہاں خاصی تعداد میں جمع کر لیا جائے۔ اور ان کے ساتھ مل کر یہاں مشقیں بھی کی جائیں۔ امریکہ کے ساتھ اس قسم کے معاہدے کے علاوہ برطانیہ اور فرانس کے متعلق بھی بتایا گیا ہے کہ وہ بھی ایسے ہی معاہدوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ دراصل برطانیہ اور فرانس یہ کہہ کر یہ معاہدہ کریں گے کہ ہم کویت کے ساتھ فوجی تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ ان معاہدوں کا سارے علاقے پر کیا اثر پڑے گا۔ یہ تو بعد میں ہی دیکھا جاسکے گا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ ایک دفعہ امریکہ فرانس اور برطانیہ کا فوجی اسلحہ اس علاقے میں آگیا تو امن کا قیام اگر ہو بھی گیا تو زیادہ دیر اس کے قائم رہنے کے امکانات کم ہیں۔

تحقیقات - بی سی سی آئی

ایک طرف تو مسٹر براؤن سمو ہا جو بی۔سی۔سی۔آئی کے سلسلے میں سربراہ گفت وشنید ہیں ابو ظہبی میں گفت وشنید کا تیسرا دور کر رہے ہیں اور دوسری طرف امریکہ کینیڈا اور انگلستان کے قانون نافذ کرنے والے سرکاری افسر لندن میں اپنی کوششوں کو تیز تر کرکے چاہتے ہیں کہ بنک کے افسران جن کے متعلق یہ ثابت ہو کر انہوں نے فراڈ میں حصہ لیا ہے۔ ان کے خلاف جلد از جلد مقدمہ دائر کیا جائے۔ سپیشل فراڈ سکواڈ سے بنک آف انگلینڈ نے کہا ہے کہ وہ بی۔سی۔سی۔آئی۔کے معاملات کی تحقیقات کریں۔ خاص طور پر جولائی پانچ کے بعد کے معاملات جن کا تعلق بنک کے بند کئے جانے سے ہے۔ سکاٹ لینڈ کے فراڈ آفس میں ایک خاص افسر کو اس تحقیقات کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور گذشتہ ماہ اس افسر کے کارندوں نے بی۔سی۔سی۔آئی کے کئی دفاتر اور اس کے کئی افسران کے گھروں پر چھاپے مارے تا کہ وہ ضروری کاغذات جن سے فراڈ کا پتہ چل سکے حاصل کر سکیں۔ سپیشل فراڈ سکواڈ کے نمائندے نے ایک پاکستانی انگریزی اخبار کو بتایا ہے کہ تحقیقات نہایت تسلی بخش طریق پر جاری ہے۔ لیکن انہوں نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ اب تک کیا کچھ معلوم ہو سکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک تحقیقات مکمل نہ ہو جائے ہمیں اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ ہم اس معاملے کے متعلق کسی سے واقعات یا اعداد و شمار کے سلسلے میں بات کریں۔ اس سپیشل فراڈ سکواڈ نے امریکہ اور کینیڈا کے فراڈ سکواڈ کے افسروں سے تبادلہ خیال کیا ہے تا کہ ساری معلومات کو بہم کرکے بلا تاخیر مقدمات کئے جاسکیں۔ بنک کے خلاف جو الزام لگایا جاسکتا ہے وہ صرف نیویارک سے آیا ہے۔ کیمن جزیرہ اور انگلستان اور امریکہ کے افسران یہ محسوس کرتے ہیں کہ اب تک جو اطلاعات انہیں ملی ہیں انہیں فوری طور پر اکٹھا کرکے سوچا جائے کہ مزید کیا کارروائی کی جاسکتی ہے۔ کینیڈا کے بنک افسران نے واضح طور پر بیان دیا ہے کہ انہوں نے بنک کی کارکردگی میں کوئی بے ضابطگی نہیں دیکھی۔ کم از کم ان معاملات میں جو کینیڈا کو تحقیق کے

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا عبداللطیف

قلعہ رہتاس کا سفر

خاکسار ڈاکٹر محمد عبداللہ (آف بزرگوال) اور چند نوجوانوں کے ہمراہ ۷۔ جون ۱۹۹۱ء کو قلعہ رہتاس پہنچا تاکہ قلعہ میں رہنے والے دوستوں سے ملاقات کی جاسکے۔ اور یہاں احمدیت کے آثار اور آغاز کا مطالعہ کیا جاسکے ضمناً ہمارا یہ پروگرام بھی بن گیا کہ قلعہ کے قدیم آثار کا بھی مطالعہ کیا جاسکے آرکیالوجی خاکسار کا خصوصی مضمون بھی ہے۔

حسن رہتاسی ایک پرانے نغز گو شاعر تھے جو قادیان کی گلیوں میں احمدیت کی شان میں نغمے الاپا کرتے تھے۔ جماعت کے بہت سے لوگ انہیں جانتے ہیں لیکن غالباً نئی نسل کو یہ معلوم ہی نہیں کہ یہ حسن صاحب قلعہ رہتاس کے رہنے والے تھے۔ ہم ان کے خاندان سے ملنے قلعہ میں پہنچے تو ملک عبدالواحد صاحب کے بیٹوں سے ملاقات ہوئی جو یہاں کا احمدی گھرانہ ہے۔ ملک عبدالواحد صاحب ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے چھ سال پہلے ان کا انتقال ہوگیا ان سے خاکسار کی ملاقات آٹھ سال قبل ہوئی تھی۔ بہت مرنجان مرنج اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ ڈاکٹر عبداللہ صاحب (آف بزرگوال ضلع گجرات) کے دوستوں میں سے تھے۔ اس لیئے ڈاکٹر صاحب خصوصی طور پر ان سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ لیکن خاکسار نے انہیں بتایا کہ ملک صاحب تو وفات پاچکے ہیں البتہ ان کے بچے یہاں موجود ہیں۔ بہت سے باہر سے آنے والے احمدی احباب کو علم ہی نہیں کہ یہاں ایک احمدی خاندان آباد ہے۔ یہ حسن صاحب کے عزیز ہیں۔ یہ لوگ اب قلعے کے اندر رہتے ہیں۔ عبدالواحد صاحب کے بچے مخلص احمدی ہیں دینہ کی قریبی جماعت سے ان کا تعلق اور رابطہ ہے۔ دینہ یہاں سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ ہم نے حسن صاحب کی تصاویر لڑکپن۔ جوانی۔ بڑھاپے کی ملک عبدالواحد صاحب کے گھر میں دیکھیں جو انہوں نے نہایت شوق اور اخلاص کے ساتھ لگا رکھی ہیں۔ اس قلعے میں احمدیت کا نفوذ اس زمانہ میں ہوا جب جہلم میں حضرت بانی سلسلہ تشریف لائے تھے۔ اور کرم دین بھین کے مقدمے کے سلسلے میں ضلع کچہری کے احاطے میں رونق افروز ہوئے تھے۔ اس ضلع کچہری میں وہ بڑ کا درخت ابھی تک موجود ہے جس کے نیچے آپ نے قیام کیا اس کے علاوہ موجودہ راجگان آزاد کشمیر کے خاندان کی ملکیتی کوٹھی واقع شاداب روڈ جہلم بھی اپنی اصل حالت میں موجود ہے جہاں حضور نے بالاخانہ میں قیام فرمایا تھا۔

قلعہ رہتاس دینہ شہر سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے دینہ سے قلعہ تک کوئی آبادی نہیں ہے۔ قلعہ کے بالمقابل موضع "باغ" آباد ہے۔ لیکن اس کی آبادی قدیم زمانہ میں نہ تھی۔ یہ حیرت ہوتی ہے کہ احمدیت کا بیج اس ویرانے میں بھی کیسے جا پہنچا۔

قلعہ رہتاس کی تاریخی اہمیت اپنی جگہ پر ہے لیکن آج بھی جبکہ ہر جگہ ذرائع نقل و حمل نے انقلاب برپا کیا ہوا ہے۔ قلعہ ویرانے میں ہی ہے اور کوئی پختہ سڑک اس تک نہیں پہنچتی۔ دینہ سے جو سڑک قلعہ کی طرف جاتی ہے وہ نالہ گھان تک پختہ تھی لیکن اب وہ بھی جابجا گڑھوں کی وجہ سے برباد ہوچکی ہے۔ نالہ گھان تین میل کے علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔ اور آثار قلعہ کو اس نے جزیرہ نما کی شکل دے دی ہے اس لیئے قلعہ تک پہنچنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ اگرچہ جون کا یہ مہینہ خشک تھا۔ لیکن پھر بھی راستے میں تین مقامات پر پانی کے جوہڑ آتے ہیں جنہیں عام کاریں پار نہیں کرسکتیں اور درمیان میں رہ جاتی ہیں۔

جب موسم برسات ہو تو بڑے ٹرکوں کے علاوہ سفر کے لیئے کوئی ذریعہ نہیں رہتا۔ بلکہ جب برسات زوروں پر ہو تو تین میل کا علاقہ وسیع جھیل کا منظر پیش کرتا ہے۔ اور لوگ کپڑے اتار کر قلعہ تک پہنچتے ہیں۔ اس لیئے قلعہ کی زندگی نہایت کٹھن ہے۔ قلعہ کے اندر ایک اچھی خاصی آبادی موجود ہے عرصہ تک یہاں پانی کا انتظام نہ تھا لوگ پینے کے پانی کو ترستے تھے اور "باغ" کے قریہ میں جاکر کنوؤں سے پانی لاتے تھے۔ اب حکومت نے قلعہ سے ملحق گوردوارہ میں ٹیوب ویل لگاکر پانی کی ٹنکیاں تعمیر کی ہیں۔ جہاں سے لوگوں کو پائپوں کے ذریعے پانی مہیا کیا جارہا ہے۔ منگلا ڈیم کے بن جانے سے بجلی کا مسئلہ بھی حل ہوگیا۔ سکول میں موجود ہیں۔ لیکن نالہ گھان کی رکاوٹ ایسی ہے کہ قلعہ میں آبادی زیادہ نہیں بڑھ سکی۔ اور آبادی پر قلامت کا ماحول طاری ہے۔ قلعہ تک پہنچنے کے لیئے اگر تین میل کا جھیل نما علاقہ پار کر بھی لیا جائے تب بھی عام کاروں کے لیئے اندرونی حصوں تک پہنچنا آسان نہیں۔ سڑکیں پتھروں سے پٹی پڑی ہیں۔ جابجا نوکیلے پتھروں کی چٹانیں زمین میں موجود ہیں جن کے ابھرے ہوئے کنارے گاڑیوں کے ٹائر پنکچر کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی گاڑی دو مرتبہ پنکچر ہوئی۔ یہ خدا کا شکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے سفر کی مشکلات کو سمجھتے ہوئے فاضل ٹائروں کا انتظام کر رکھا تھا۔

خاکسار نے ریسٹ ہاؤس دیکھا جو مشرقی دروازے کی بالکونی اور اس سے ملحقہ محفوظ کمروں میں قائم ہے یہ دروازہ اب بھی نہایت اچھی حالت میں ہے۔ اس کی تعمیر میں مقامی زیر زمین چٹانوں کا پتھر استعمال کیا گیا ہے جو سینڈ سٹون کہلاتا ہے اور کارونگ کے لیئے مناسب رہتا ہے۔ دروازے کی بالکونیاں اور محراب کی "کی" اتنی بلند ہے کہ سر کی ٹوپی نیچے گر جاتی ہے اور عمارت کی ہیبت اور استحکام و جلال تھوڑی دیر کے لیئے ان کو مرعوب کر دیتا ہے۔ اس قدر بلند دروازہ جو تین منزلہ عمارت سے کم نہ ہوگا کیلیئے جو پٹ استعمال کیئے جاتے ہونگے وہ یقیناً لوہے لور لکڑی کے شہتیروں سے تیار ہوئے ہونگے۔

سرجان نے ۱۹۲۲ء میں جب اس قلعہ کو محکمہ آثار قدیمہ کی تحویل میں دیا تو اسی نے اس دروازے سے ملحقہ بالاخانہ کو ریسٹ ہاؤس کیلئے منتخب کیا تھا۔ خاکسار نے چھ سال قبل دیکھا تھا کہ اس ریسٹ ہاؤس کا فرنیچر پردے اور قالین صحیح حالت میں تھے لیکن اب وہاں خاک اڑ رہی تھی۔ قیمتی اشیاء اور فرنیچر غائب نظر آتا تھا۔ ایک ادھیڑ عمر کی عورت قلعہ کے ریسٹ ہاؤس میں دیکھی گئی جو غیر ملکی لوگوں کو گائیڈ کر ہی نہیں سکتی۔ وہاں اس وقت فرانس اور ہالینڈ کے سفارت خانے سے تعلق رکھنے والے سیاح مطالعے کے لیئے آئے ہوئے تھے۔ جن کو گائیڈ کرنے والا کوئی نہ تھا۔ جو چارٹ ریسٹ ہاؤس میں لٹکے ہوئے تھے ان کی معلومات اردو میں تھیں جنہیں غیر ملکی پڑھ ہی نہ سکتے تھے۔ اور یہ معلومات نہایت ناقص تھیں۔

ملک کی حفاظت کے لیئے جو قلعے تعمیر کیئے گئے اس کی اعلیٰ ترین مثال قلعہ رہتاس ہے۔ یہ بیرونی حملہ آوروں کے راستے میں ایسی چٹان تھی جس سے دشمن اپنا سر ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتا تھا۔ لیکن اسے اندرون ملک یلغار کرنے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی۔ اس کا رقبہ ۱۰ مربع میل کے قریب ہے۔ پہاڑی چٹانوں پر اپنی محکم بنیادوں پر مضبوطی سے کھڑا ہے۔ دوہری فصیل ہے چنانچہ دروازے بھی دوہرے ہیں۔ جنوب مشرقی دروازے کی چھت سے قلعے کا نظارہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ دو اطراف کی ڈھلوانوں کی وجہ سے قلعہ کی کچھ فصیلیں نیچی ہیں اور ان کے ساتھ شمال مغرب کی طرف نالہ گھان قدرتی رکاوٹ بنا ہوا ہے جبکہ مشرقی حصے میں گہری کھائیاں اور کھڈیں بھی ناقابل عبور رکاوٹیں ہیں۔ صرف جنوب مشرق کی طرف سے دشمن کے حملے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ یہ حصے نہایت بلند تعمیر کیئے گئے ہیں اور دوہری فصیلوں کی وجہ سے دشمن یہاں بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مقامی قبیلہ گکھڑ ہمیشہ حکمرانوں کیلئے مصیبت بنا رہتا تھا۔ شیر شاہ سوری نے اس قبیلہ کی مزاحمت ختم کرنے کے لیئے پورے قبیلے کو قلعہ کی تعمیر میں لگا دیا اور اپنی ملازمت میں لے لیا۔ مزدوروں اور کاریگروں کی اتنی بڑی تعداد تھی کہ مزدوروں کے دوپہر کے کھانے کیلیئے لنگر میں جو دال تیار ہوتی تھی اسے تین من ہینگ کا بگھار دیا جاتا تھا۔ تین من ہینگ سے کھانے کی دال کا اندازہ لگائیے اور اس دال کی مقدار سے مزدوروں کی تعداد کو معین کیجئے اور ایسا کیوں نہ ہوتا شیر شاہ سوری نے اس قلعہ کو اپنے پانچ سال کے عہد حکومت میں مکمل طور پر تعمیر کروایا تھا۔ اتنی بڑی تعداد ضرور رہی ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد لقمان

جنگِ خلیج سے ایک اور جنگ کا جنم

خلیج کی جنگ میں لاکھوں مرنے والے انسانوں کے لواحقین کو تو کسی حد تک وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ صبر آچکا ہوگا لیکن جنگ کے بعد کویت اور عراق میں نئے سرے سے تعمیر میں زندہ انسانوں کو جو مسائل اور مراحل پیش آئیں گے۔ ان میں ماحولیاتی جنگ سر فہرست ہے۔ اس جنگ کا اندازہ آج نہ تو کویت کا عام آدمی لگا سکتا ہے اور نہ ہی سادہ لوح عراقی۔

کویت اور عراق کے علاوہ دیگر ممالک جو اپنے اپنے مفادات یا وابستگی کی بنیاد پر جنگ میں ملوث رہے ہیں ان کے فوائد یا نقصانات اپنی جگہ پر لیکن بہت سے ممالک جو کہ صرف جغرافیائی اعتبار سے خلیج کے اردگرد واقع ہیں آئندہ سو سال تک ایک عظیم ماحولیاتی جنگ میں مبتلا رہیں گے۔

دوران جنگ جن ۶۵۰ (چھ سو پچاس) تیل کے کنوؤں کو آگ لگی تھی ان سے نکلنے والے بلند و بالا شعلے فضا سے زندگی بخش قوت کو تیزی سے ختم کر رہے ہیں۔ کویتی حکومت کے تخمینہ کے مطابق روزانہ چھ ملین بیرل تیل جل رہا ہے جو کہ دنیا کی تیل کی کل پیداوار کا دس فیصد ہے۔ جبکہ امریکی ادارے پیسیفک سیرلی کارپوریشن کے کمپیوٹر نے کنوؤں سے اٹھنے والے دھوئیں کی کثافت سے اندازہ لگایا ہے کہ ۱۶ (سولہ) ملین بیرل خام تیل روزانہ جل رہا ہے۔ جس کی قیمت ۸۰۰ ملین (آٹھ سو ملین) روپے روزانہ ہے اگر یہ آخری اندازہ درست ہے تو پھر روزانہ ۵۷۶ (پانچ سو چھہتر) ہزار ٹن کاربن ڈائی اکسائیڈ گیس فضا میں شامل ہو رہی ہے کاربن ڈائی اکسائیڈ کی یہ مقدار خلیج کی فیکٹریوں گاڑیوں اور گھروں سے خارج ہونے والی گیس سے چھ گنا زیادہ ہے۔ اس گیس کا یہ اخراج کل دنیا کی مقدار کے معیار سے اتنا زیادہ نہیں کہ دو سال سے زیادہ کوئی مسئلہ پیدا کرے۔ لیکن سلفر ڈائی اکسائیڈ کی بے انتہا زیادتی مشرق وسطیٰ میں تیزابی بارش کا سبب بن سکتی ہے۔ یہ تیزابی بارش تو خیر دور کے علاقوں میں برسے گی لیکن کویت کے لیے سب سے بڑا درد سر علاقائی فضا میں بکھرے ہوئے دھوئیں اور بادلوں میں کیمیائی ذرات ہیں جو کہ ادارۂ صحت کے ماہرین کے مطابق کویت میں رہنے والے لوگوں کو سرطان، نمونیا، دمہ اور سانس کی نالی میں انفیکشن جیسے موذی امراض میں مبتلا کر سکتے ہیں۔

تیل کے کنوؤں سے نکلنے والے شعلوں میں کافی مقدار میں ان جلا تیل بخارات کی شکل میں ہوا کے ساتھ اس قدر دور چلا گیا ہے کہ ۶۴۵ (چھ سو پینتالیس) کلومیٹر دور مقبوضہ کشمیر میں سیاہ رنگ کی برسات اور سیاہ رنگ کی برف گری ہے۔

تیل کے کنوؤں کے آس پاس کی قیامت خیز گرمی سے مون سون پیدا کرنے والے دباؤ میں جو غیر قدرتی اضافہ ہوگا اس سے ممکن ہے کہ پاکستان، انڈیا، ایران، اومان اور امارات میں یہ بارش برسے۔

اس وقت دنیا کی نگاہیں ایک طرف قیامت کا منظر پیش کرنے والی آگ کی طرف لگی ہوئی ہیں تو دوسری طرف خلیج کے پانی میں لاکھوں ٹن خام تیل نے نہ جانے کتنے مسائل کو جنم دیا ہے۔ صدام حسین کے جنگی پالیسی سازوں کی نظر میں خلیج میں تیل چھوڑنے کا کام امریکی بحری بیڑے کے خلاف ایک ہتھیار تھا۔ امریکی بحری بیڑے کی راہ میں تو اس نے کیا رکاوٹ بننا تھا البتہ سمندری نباتات اور حیوانات کے لیے موت کا پیغام ثابت ہوا ہے۔

اب خلیج کے رہنے والے دعا کے علاوہ کر بھی کیا سکتے ہیں۔

بقیہ: صد ۳ سے آگے

ساتھ ہی انسان انسان بنتا ہے یا تو تم موجودہ حالتوں پر قائم رہ کر اپنی غلامی کے دور کو اور لمبا کرو گے اور یا غلامی کے طوق کو اتار کر سرداری کے تخت کو جیتو گے۔ یہ دونوں حالتیں تمہارے سامنے ہیں یا تو تم کوشش نہیں کرو گے اور یہ خیال کرو گے کہ موجودہ حالت کو بدلنے کی ضرورت نہیں اس حالت میں بھی روٹی مل جائے گی۔ لیکن اس طرح تم غلامی کی حالت پر رہو گے۔ پاکستان کے آزاد ہو جانے سے تم آزاد نہیں ہو جاتے کیونکہ جو صنعتی طور پر دست نگر ہو وہ پورا آزاد نہیں کہلا سکتا۔ اپنے آپ کو آزاد کرنے کے لیئے اپنے ملک کو آزاد بنانے کے لیئے قربانی کی ضرورت ہے اگر صنعتی اشیاء کے لیئے ہم دوسرے ممالک کے محتاج رہے تو ہمیشہ یہ شکوہ رہے گا کہ فلاں ملک ہماری روٹی نہیں لیتا۔ ہمارا زمیندار مر رہا ہے۔ وہ ہمیں فوجی سامان نہیں دیتا جس کی وجہ سے ہماری فوج غیر مسلح ہے۔ یہ آزادی محدود آزادی ہے۔ آزادی اس چیز کا نام ہے کہ ہمارا ملک دوسرے ملک کو چیلنج کر سکے۔ کہ تم ہمارا مقاطعہ کرتے ہو تو کرو ہمیں کوئی خطرہ نہیں توپیں یہاں بن رہی ہوں ہوائی جہاز یہاں بن رہے ہوں۔ ریلوے کے انجن یہاں بن رہے ہوں۔ ٹریکٹر لاریاں موٹر اور دوسری چیزیں یہاں تیار کی جا رہی ہوں۔ یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم روٹی کو لات مار دیں اور تجارتوں، ایجادوں، زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں تو شائد کچھ عرصہ تک ہمیں تکلیف بھی ہو یا ہماری نسل بھی کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائے لیکن ایک وقت ایسا آئے گا جب ہم اپنے خاندان اور ملک کے لیئے ایک مفید وجود بن سکیں گے۔ اور ہماری ساری تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ پس میں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تعلیم محض اس لیئے حاصل نہ کریں کہ اس کے نتیجے میں انہیں نوکریاں مل جائیں گی۔ نوکریاں قوم کو کھلانے کا موجب نہیں ہوتیں بلکہ نوکر ملک کی دولت کو کھاتے ہیں۔ اگر تم تجارتیں کرتے ہو صنعتوں میں حصہ لیتے ہو ایجادوں میں لگ جاتے ہو۔ تو تم ملک کو کھلاتے ہو۔ اور یہ صاف بات ہے کہ کھلانے والا کھانے والے سے بہتر ہوتا ہے۔ نوکریاں بے شک ضروری ہیں لیکن یہ نہیں کہ ہم سب نوکریوں کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیشے اختیار کریں تا کہ ملک کو ترقی حاصل ہو اور کم سے کم ملازمتیں کریں صرف اتنی جن کی ملک کو اشد ضرورت ہو۔

بقیہ صد ۴ سے آگے

لئے دیئے گئے تھے۔ تحقیقات تو ہر طرف جاری ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ جو گفت و شنید مسٹر بوائٹ سموہا اور ابوظہبی کے افسران میں ہو رہی ہے جس کا اصل موضوع بی سی سی آئی کا مستقبل ہے وہی نتیجہ خیز ثابت ہو سکے گی۔ انہیں دو دسمبر تک اپنی رپورٹ اور تجاویز پیش کرنا ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جب انگلستان کی ہائی کورٹ دوبارہ بنک آف انگلینڈ کی درخواست پر غور کرے گی۔ گزشتہ دنوں ہائی کورٹ نے تین ایسی درخواستیں مسترد کر دیں جو مختلف کھاتہ داروں اور سرمایہ کاروں کی طرف سے ان کے وکلاء نے پیش کی تھیں۔

اس وقت چونکہ برطانوی پارلیمنٹ کا سیشن جاری نہیں ہے۔ اس لیئے حزب مخالف بلاواسطہ حکومت سے گفت و شنید نہیں کر سکتا اور اس کے علاوہ چونکہ سوویت یونین کے بحران نے دنیا کی خبروں پر برتری حاصل کر لی ہے اس لئے بی۔ سی۔ سی۔ آئی کے متعلق جو مضامین اور خبریں چھپتی ہیں وہ اب عام طور پر اخبارات کے اندرونی صفحات پر چلی گئی ہیں۔ یعنی انہیں اتنی اہمیت نہیں دی جا رہی جتنی پہلے دی جاتی تھی۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم مبشر احمد ضیاء صاحب بابت ترکہ ماسٹر عطاء اللہ صاحب)

مکرم مبشر احمد ضیاء صاحب نے درخواست دی ہے کہ اُن کے والد مکرم ماسٹر عطاء اللہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ لہذا اُن کا مکان نمبر ۱۴/۳ دارالعلوم غربی درخواست دہندہ اور اُن کے چھوٹے بھائی مکرم مظفر احمد ضیاء صاحب کے نام منتقل کیا جائے۔ درخواست دہندہ کی پانچ بہنیں ہیں (والدہ صاحبہ پہلے ہی وفات پا چکی ہیں)۔ انہیں اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دفتر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(عائشہ صدیقہ صاحبہ بابت ترکہ محمد اکبر صاحب)

○ محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بیوہ مکرم محمد اکبر صاحب ساکنہ ۱/۱۹ دارالنصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ اُن کے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہذا اُن کا مکان ۱/۱۹ دارالنصر وسطی ربوہ درخواست دہندہ کے نام منتقل کیا جائے۔ موصوف کے سات بچے ہیں۔ جو ابھی چھوٹے ہیں۔ ان کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں

لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا: مکرم ملک رفیق احمد صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید کو موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ میں ۲ ستمبر ۱۹۹۱ء کو چوٹیں آئی ہیں اور گھٹنے کے نیچے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ وہ فضلِ عمر ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں زیرِ علاج ہیں۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب کارکن دار الضیافت کو بجلی کا پنکھا صاف کرتے ہوئے بجلی کا کرنٹ لگ گیا ہے بائیں بازو کی ہڈی اوپر سے کریک ہو گئی ہے فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

○ مکرم مرزا منظور احمد صاحب شادہ لالہ موسیٰ کی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہیں

○ مکرم میاں اللہ دتہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم ظہور احمد قریشی صاحب کے گھٹنے میں درد ہے۔

○ مکرم کامران نوید بٹ صاحب ٹاؤن شپ لاہور شدید بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم بشیر الدین خاکی صاحب آف اسلام آباد کچھ عرصہ سے ہسپتال میں داخل تھے۔ اب گھر آ گئے ہیں اور رو بصحت ہیں۔

○ محترمہ شمیم لطیف صاحبہ اسلام آباد کا بیٹا ڈاکٹر شاہد منصور اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک گیا ہے۔ نیز وہ اپنے شوہر گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) لطیف صاحب کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ مکرم عبد العزیز صاحب منگلا کی اہلیہ کا اپریشن ہوا ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: مکرم مرزا محمد انور بیگ صاحب ولد مرزا اکبر بیگ صاحب آف لنگر وال مورخہ ۱۶ اگست کو دماغ کی شریان پھٹ جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

○ محترمہ رشیدہ ثروت صاحبہ بی۔ اے۔ بی ایڈ سینئر ٹیچر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ اہلیہ مکرم پروفیسر ملک مسعود احمد صاحب طویل عرصہ بیمار اور صاحبِ فراش رہنے کے بعد بقضائے الٰہی مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۹۱ء کو صبح ۶ بجکر ۵ منٹ پر وفات پا گئیں۔ موصوفہ مکرم شیخ عبد الخالق صاحب ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب بیت المہدی گولبازار ربوہ میں ادا کی گئی۔ چونکہ وہ موصیہ تھیں، اسلئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید نے دعا کرائی۔

○ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ محترم چوہدری اکبر علی صاحب نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کچھ عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز پیر بوقت ۱۰ بجے رات وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری نبی بخش صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ کی بیٹی تھیں موصوفہ کے ۸ بچے ہیں۔ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۹۱ء کو ربوہ میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور تدفین عمل میں آئی۔

احباب انکی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

اعلانِ ولادت: مکرم محمود احمد چغتائی صاحب ابن مکرم محمد احمد چغتائی صاحب مقیم ناروے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۹۱ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صفیۃ الحیٔ عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کی نواسی اور محترم محمد احمد چغتائی صاحب کی پوتی ہے۔ اسی طرح مکرم فہیم الدین ارشد صاحب ابن مکرم چوہدری علم الدین صاحب کے ہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ یکم جون ۱۹۹۱ء کو بیٹی کی پیدائش ہوئی ہے جسکا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شازیہ فہیم عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ شازیہ فہیم بھی محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کی نواسی اور چوہدری علم الدین صاحب کی پوتی ہے۔ دونوں بچیاں خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریکِ وقفِ نو میں شامل ہیں۔

احباب ان دونوں بچیوں کے نیک خادمِ دین، درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

اعلانِ نکاح: مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) ناصر محمود احمد خان صاحب ولد ملک محمد شریف صاحب چک لالہ (راولپنڈی) کا نکاح ہمراہ عزیزہ ناصرہ مسرت بنت مکرم فضل الرحمن خان صاحب آف پشاور روڈ راولپنڈی مبلغ ۷۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر مکرم مجیب الرحمن امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۹۱ء بروز جمعہ بیت الحمد مری روڈ میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے اللہ تعالیٰ مبارک کرے

نمایاں کامیابی: مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب زاہد سرگودھا تحریر فرماتے ہیں کہ:- خاکسار کے بیٹے برکات احمد نے امسال فیڈرل بورڈ سے ایف ایس سی (پری انجنیئرنگ گروپ) کا امتحان ۸۰۲/۱۱۰۰ نمبر لے کر ائیربیس کالج سرگودھا سے نمایاں کامیابی سے پاس کیا ہے کالج میں عزیزم کی دوسری پوزیشن ہے۔ احباب سے عزیزم کی مزید نمایاں کامیابیوں کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

مجلسِ نابینا ربوہ کا اجلاس

○ مورخہ ۱۹ اگست کو دار الضیافت میں مجلسِ نابینا ربوہ کی مجلس عاملہ اور اہم ارکان پر مشتمل ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جسمیں اپنے نابینا ساتھی اور رکن مجلس کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ مکرم عبد الرشید صاحب نے مدرسۃ الحفظ (حافظ کلاس) سے قرآن کریم حفظ کیا۔ اور دینی تعلیم حاصل کی۔ پھر بطور معلم اصلاح و ارشاد اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔ آپ واقفِ زندگی تھے۔ نابینا ہونیکے باوجود ریٹائر ہو جانے کے بعد بھی اپنی گرتی ہوئی صحت کا خیال رکھے بغیر آنریری معلم کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ آج سے تین سال قبل آپ نے مجلس نابینا کی رکنیت اختیار کی اور آخر وقت تک اس سے وابستہ رہے۔ آج ان کی وفات پر ہم تمام اراکین مجلس دکھ کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ قادر و قیوم خدا ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ موصوف کو غریقِ رحمت فرمائے اور آپ جیسے باہمت لوگ جماعت میں پیدا فرماتا رہے۔ آپ موصی بھی تھے۔ ان تمام صفات کو جو ان کے اندر نیکی کی موجود تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر بھی پیدا فرمائے۔

ہم ہیں اراکین مجلس نابینا ربوہ

احباب جماعت محتاط رہیں

نصیر احمد صاحب ولد منصور احمد صاحب آف کراچی کے بارہ میں معلوم ہوا ہے کہ لین دین کے بارہ میں ان کی شہرت ٹھیک نہیں۔ وہ مختلف جگہوں پر رشتہ کے لئے کوشاں ہیں۔ احباب جماعت محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

اعلانِ گمشدگی

ایک عدد نظر کی عینک فوٹوسن شیشوں والی گولڈن فریم دفتر مقامی اطفال الاحمدیہ سے دفتر الفضل آتے ہوئے کہیں گم ہو گئی ہے جس کسی صاحب کو ملے دفتر الفضل میں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

○ ایک لفافہ جسمیں نکاح کے فارم تھے ۲ ستمبر کو دار الضیافت سے ریلوے پھاٹک کے درمیان گر گئے ہیں جن صاحب کو ملیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ شکریہ

محمد طاہر اقبال سیلونی
مکان نمبر ۳۲/۳ شاہین منزل
محلہ دار النصر غربی - ربوہ

تحریکِ جدید کیا ہے

حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں:-

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپیہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

(الفضل جلد ۳۰، نمبر ۲۸۰)

○ بیکری ○ مشروبات اور واشنگ پوڈر
گھریلو ضروریات کیلئے خود گھر پر ارزاں بنائیں۔
بیکری کیلئے: بیکنگ پوڈر۔ ایسنس۔ خستہ۔ ناریل پوڈر۔ کوکو پوڈر وغیرہ۔
مشروبات کیلئے: فوڈ کلرز۔ ایسنس۔ سٹرک ایسڈ وغیرہ۔
واشنگ پوڈر کیلئے: ٹنسا پوڈر۔ لیسا پول۔ خوشبو و دیگر اشیاء۔
خط لکھ کر یا بذریعہ وی پی گھر پر منگوائیں
مشورہ مفت جوابی لفافہ سے حاصل کریں۔
نوٹ: بہترین غیر ملکی معیار کے مطابق **شیمپو** بھی دستیاب ہے۔
نصیر برادرز صابن بازار فیصل آباد
فون: دکان: ۲۸۳۱۵ رہائش: ۴۸۲۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوماتِ عامہ

(بجلی کا استعمال)

واپڈا نے صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ موسم برسات کے دوران بجلی کے ممکنہ حادثات سے بچاؤ کے لئے تمام حفاظتی تدابیر پر عمل کریں۔ صارفین سے کہا گیا ہے کہ بجلی کے کسی کھمبے میں کرنٹ سرایت کر جانے یا بجلی کی کوئی تار زمین پر گری ہونے کی صورت میں وہ بجلی کے قریبی دفتر شکایت کو فوراً اس کی اطلاع دیں۔ اس امر کو بھی یقینی بنانا چاہیئے کہ جب تک بجلی کا عملہ موقع پر پہنچ کر ضروری کارروائی نہیں کرتا عام لوگ اور خاص طور پر بچے کھمبے یا تار کو ہرگز نہ چھوئیں۔ عام صارفین اور بالخصوص خواتین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کپڑے سکھانے کے لئے لوہے یا کسی اور دھات کے تار استعمال نہ کریں کیونکہ ممکن ہے کہ کہیں برقی رو سرایت کر رہی ہو۔ اسی طرح مویشیوں کو کھمبوں یا سٹے وائرز (STAY WIRES) سے ہرگز نہیں باندھنا چاہیئے۔ صارفین سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ واشنگ مشینوں، استری، ریفریجریٹروں، ائر کنڈیشنروں اور دیگر برقی آلات کے لئے ارتھ شدہ تین پن والے شو استعمال کریں۔ استری کرتے وقت اپنے پاؤں کے نیچے خشک کپڑا کمبل یا لکڑی کا تختہ رکھ لیں۔ گھر یا دوکان کی کٹی پھٹی یا ننگی تاروں کو فوراً تبدیل کروائیں یا مناسب طریقے سے ٹیپ کریں۔ تمام صارفین اور بالخصوص بچوں کو چاہیئے کہ وہ ہاتھ کپڑے یا جوتے گیلے ہونے کی صورت میں بجلی کے تاروں یا سوئچوں کو نہ چھوئیں۔

بقیہ: حد سے آگے

علالت سے متعلق آپ کا بہت اعلیٰ پایہ کا کلام الفضل میں پڑھا جو درد کے لحاظ سے بہت گہرا اور مرتبہ کلام کے لحاظ سے بہت بلند تھا۔ یوں لگتا تھا کہ آپ سنگین بحران کے کنارے پر کھڑے قضاؤ قدر کے افق کی طرف پُرامید نظروں سے دیکھ رہے ہوں کہ پردۂ غیب سے کوئی نور کی کرن اب پھوٹے کہ اب پھوٹے۔ یہ نظم ایک درد و الم میں ڈوبا ہوا منفرد خراجِ تحسین بھی ہے جو دم رخصت پیش کیا جا رہا ہو اور ایک ملتجی نظر کا سوال بھی ہے کہ کیا کچھ اور نہیں رک سکتے؟ مگر ... کیا اس طرح اسی حالت میں لمحہ بہ لمحہ بڑھتے ہوئے دکھوں اور آزار کے ساتھ صبر و رضا کا ایک خاموش پیکر بنے ہوئے۔ میں تمہیں کیسے روکوں۔ میں تمہیں کیسے جلنے دوں!

یہ دعا کی تحریک ہے کہ سسکتے ہوئے کرب کا ایک اچنبھا اظہار۔ امید و بیم۔ خوف و رجا کی سرحد سے بلند ہونے والی ایک پر اسرار چیخ مونا لیزا کے چہرے کے اثرات کی طرح کہ سمجھ میں آتے آتے ہر بار دامن چھڑا جائیں۔

یہ نظم پڑھتے پڑھتے لہر در لہر دل سے درد اٹھتا رہا۔

ع میں نہیں جانتا دعا کیا ہے۔

کاش میں کسی کام آسکتا میری دوا نہ لگی تو دعا لگ جاتی۔ لیکن ع راضی ہیں ہم

اسی میں جس میں تری رضا ہو۔

دل کی گہرائی سے عیادت کرتے ہوئے میرا سلام عرض کر دیں۔ خدا حافظ!

عزیزم عمران کو محبت بھرا سلام اور پیار۔ اللہ اس کا حوصلہ بلند رکھے اور تعلیم میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ آخری امتحان سر پر کھڑا ہے اور پریشانی کا یہ عالم۔ ایک آخری امتحان کے سر پہ ایک اور کڑا آخری امتحان!

خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد

16.5.91

موصیانِ کرام

آپ جب بھی ربوہ آئیں تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں اور اپنا حساب کتاب درست کروائیں تا کسی قسم کی کوئی دقت نہ پیش آئے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ملکی خبریں

○ وفاقی کابینہ کے ۱۲ نئے وفاقی وزراء اور ۱۷ نئے وزرائے مملکت نے حلف اٹھا لیا ہے۔ میاں عبدالستار لالیکا کو وزیر اطلاعات و نشریات مقرر کیا گیا ہے۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ یہ ملکی تاریخ کی سب سے بڑی کابینہ ہے پہلی بار عوامی نیشنل پارٹی کے افراد وزیر بنائے گئے ہیں۔ ۴۹ رکنی کابینہ میں ۲۷ وزیر پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔

○ وزیراعظم نے ۳۰ اراکین قومی اسمبلی کو پارلیمانی سیکرٹری مقرر کر دیا ہے۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ کابینہ میں ہماری پارٹی کا شامل ہونا حیرت انگیز نہیں ہے کیونکہ خارجہ پالیسی ہماری نہیں بلکہ حکومت کی بدل گئی ہے۔

○ ملتان کی مذہبی درگاہ حضرت شاہ یوسف گردیز کے احاطے میں بم پھٹنے سے ۲ افراد ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی کمانڈوز اسرائیلیوں کے ساتھ مل کر جولائی میں حملہ کرنا چاہتے تھے لیکن کشمیری مجاہدین نے ان پر حملہ کر کے ان کے منصوبے کو ناکام بنا دیا۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب نے وزیراعظم سے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد کے رویے کا سختی سے نوٹس لیا جائے ان کا توہین آمیز جارحانہ رویہ ختم کرنے کے لئے دو ٹوک فیصلہ کیا جائے۔

○ پی ڈی اے نے نومبر سے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا فیصلہ کر لیا ہے پیپلز پارٹی کے احمد سعید اعوان نے کہا ہے کہ اس کے لئے تمام جمہوری قوتوں کی حمایت حاصل ہو چکی ہے۔

○ نئے وزیر اطلاعات نے اپنے پہلے بیان میں کہا ہے کہ اخبارات آزاد ہوں گے لیکن انہیں شرفاء کی پگڑیاں اچھالنے کا لائسنس نہیں دیا جا سکتا۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ کابینہ بہت بڑی ہے تو کیا ہوا۔ زیادہ اخراجات تو فوج پر اٹھ رہے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ بنگلہ دیش کی اپوزیشن لیڈر مسز حسینہ واجد پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تاہم وہ محفوظ رہیں حملہ آوروں نے ان کی جیپ پر فائرنگ کی اور بم پھینکے لیکن ڈرائیور نے حاضر دماغی سے کام لے کر انہیں بچا لیا۔

○ چین نے بالٹک ریاستوں کو تسلیم کر کے جمہوریہ لتھوانیا سے سفارتی تعلقات قائم کر لئے ہیں۔

○ جرمنی کے وزیر خارجہ مسٹر گینشر نے روس کے دورے پر آنے کے بعد کہا ہے کہ عالمی برادری کو روس کے اندرونی نظام میں دلچسپی لینے کی بجائے اس کی اقتصادی مشکلات دور کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے

○ جنوبی افریقہ کے دو سیاہ فام قبائل کے درمیان جھڑپوں سے سینکڑوں افراد ہلاک و زخمی ہو گئے ہیں۔

○ رشین فیڈریشن کے وزیراعظم نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

○ پاکستانی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان دیگر روسی ریاستوں کی آزادی کی بھی حمایت کرے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں سے جھڑپوں کے دوران ۹ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ مقبوضہ فلسطین میں اسرائیل کے خلاف مظاہرے کرنے والے فلسطینیوں کی اسرائیلی فوجیوں سے جھڑپوں میں دو فلسطینی شہید ہو گئے۔

لائٹ ہاؤس

اعلیٰ اور معیاری سامان بجلی کی خرید کے لئے

بیاہ اور شادی کے موقع پر ڈیکوریشن، لائٹ و دیگر سہولت کے لئے پیش پیش۔

لائٹ ہاؤس کو خدمت کا موقع دیں

لائٹ ہاؤس بشارت مارکیٹ ربوہ
فون دکان: ۴۵۴
فون گھر: ۳۵۴

جرمن ہومیو پیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیور یو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون ۷۷۱، ۶۰۶